

Jungle Book

Rudyard Kipling



انڈیا کے جنگل میں جنگلی جانوروں کے درمیان رہنے والے ایک بچ کی کہانی

سید عرفان علی ڈوٹ کوم کی تمام کتب پیکا ایکٹ

اور ڈی ایم سی اے کے تحت کاپی رائٹ ہیں

COPYRIGHTED UNDER

DMCA-Digital Millennium Copyright Act

PECA-The Prevention of Electronic Crimes Act, 2016

جنگل بک انڈیا کے جنگل کی کہانی

1894

سید عرفان علی

اس کتاب کی آڈیوبک ڈاؤن لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور شیکست ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

نال کے کردار

کہانی کا ہیر و مینڈک شہزادہ۔ جنگل میں ماں بھیڑیا اور باپ بھیڑیا کو یہ انسانی بچہ ملا تو اسے اپنے بچوں کے ساتھ پیار سے پالنا شروع کر دیا۔	مینڈک شہزادہ موگلی	Mowgli
باپ بھیڑیا کو جنگل میں انسانی بچہ ملا تو اسے اپنی غار میں لے آیا۔ شیر کی دھمکیوں کے باوجود اسکے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔	باپ بھیڑیا	Father Wolf
ماں بھیڑیا نے انسانی بچے کو مینڈک شہزادہ کہنا شروع کیا۔ پیار کیا اور اپنے بچوں کے ساتھ پالنے کا فیصلہ کیا۔	ماں بھیڑیا	Mother Wolf
گیدڑ جسے جنگل کے جانور پسند نہیں کرتے۔	گیدڑ	Tabaqui, Dish-licker
شیر جو انسانی بچے کا دشمن ہے۔ یہ پیدا کئی لٹکڑا ہے۔ بھیڑیا جب اپنی غار میں بچے کو لے جاتا ہے تو یہ کہتا ہے مجھے دو۔ یہ میرا شکار ہے۔ ان کے منع کرنے کے بعد کہتا ہے کہ ایک نہ ایک دن میں اسے ضرور ختم کروں گا۔ ہمیشہ بچے کے خلاف ساز شیں کرتا ہے اور مینڈک شہزادہ ایک دن اسے مار دیتا ہے۔	شیر	Shere Khan
بھیڑیوں کا سردار اکیلا انسانی بچے کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہے۔ مگر جب بڑھاپے میں کمزور ہو گیا تو دوسرے بھیڑیوں نے اسے سرداری سے ہٹانے کی کوشش کی اور انسانی بچے منڈک شہزادے کے بھی دشمن ہو گئے۔	بھیڑیوں کا سردار	Akela
بہت بڑی جسمت کا بھوار پچھ جنگل میں جانوروں کو تعلیم دیتا ہے۔ بھیڑیوں کے بچے بھی اس سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اس لئے اسے انکی مجلس میں شامل ہونے کی بھی اجازت ہے۔	بھالو	Baloo
کالے رنگ کا یہ چیتا انسانی بچے کا ہمدرد ہے۔ ہمیشہ اسے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ شیر سے بچایا۔ بندروں سے بچایا۔ اور بھیڑیوں سے بھی بچایا۔ یہ انسانوں کے درمیان پیدا ہوا تھا مگر ایک دن علم ہونے پر کہ وہ جانور ہے جنگل میں	چیتا۔ بھگیریڈا	Bagheera

<p>آگیا۔ اسی لئے انسانی بچے مینڈ ک شہزادے کو کہتا ہے کہ تم بھی انسان ہو اور ایک دن جانوروں کو چھوڑ کر انسانوں کے درمیان جانا ہی پڑے گا۔</p>		
<p>بہت بڑا سانپ۔ اژدہا۔ جنگل کے جانور خاص طور پر بندراں سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ جب بندر مینڈ ک شہزادے انسانی بچے کو اٹھا کر لے گئے تو بھالو اور چیت کے ساتھ مل کر اژدہ نے بھی اس کی مدد کی اور بندروں سے آزاد کروایا۔</p>	<p>کا۔ اژدہا</p>	<p>Kaa</p>
<p>جنگل کے بندر شراری ہیں۔ بد تیزی ہیں۔ پڑھائی بالکل نہیں کرتے۔ جنگل کے جانوروں نے ان سے ملا جانا اور بات چیت ختم کی ہوئی تھی۔ جب مینڈ ک شہزادے نے اپنا سبق پڑھنے سے انکار کیا تو اس کے بعد یہ بندرا سے انداز کر کے اپنے دیر ان علاقے میں لے گئے۔</p>	<p>بندر لوگ</p>	<p>Bandar-Log, Monkey People</p>
<p>جنگل کا سب سے بڑا جانور اور جنگل کا بادشاہ۔ جنگل میں اس کا حکم تسلیم کیا جاتا ہے۔</p>	<p>ہاتھی</p>	<p>Hathi</p>
<p>چیل مینڈ ک شہزادے کی مدد کرتی ہے۔ بھالو اور چیت کو بتاتی ہے کہ بندروں نے اسے انداز کر کے کہاں رکھا ہوا ہے۔</p>	<p>چیل</p>	<p>Chil the Kite</p>
<p>جنگل میں موجود خطرناک زہر میلے سانپ۔</p>	<p>سانپ</p>	<p>Poison People</p>
<p>گاؤں کے سب سے امیر آدمی کی بیوی۔ اس کے چھوٹے بچے نتوکو بچپن میں شیر اٹھا کر لے گیا تھا۔ جب مینڈ ک شہزادہ گاؤں پہنچا تو کہا گیا کہ یہ تمہارا وہی بچہ ہے۔ عورت اسے اپنے گھر لے گئی اور اپنے بچے کی طرح محبت دی۔</p>	<p>میسووا امیر عورت</p>	<p>Messua</p>
<p>مال باب پھیڑیوں کا سب سے بڑا بچہ۔ مینڈ ک شہزادے کے ساتھ بڑا ہوا۔ جب مینڈ ک شہزادہ انسانوں کے گاؤں میں چلا گیا تو محبت ہونے کی وجہ سے وہاں بھی اس سے ملنے آیا۔ اسے بتایا کہ شیر خان اس کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔</p>	<p>بڑا بھائی پھیڑیا</p>	<p>Gray Brother</p>
<p>انسانی گاؤں کا بوڑھا شکاری جسے کہانیاں سنانے کا شوق ہے۔ لا پھی مغرب روشنی خورہ۔ جنگل کے جانوروں کے بارے میں جھوٹی کہانیاں سناتا ہے۔ جب موگلی کہتا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے تو اسکے خلاف ہو جاتا ہے۔</p>	<p>بلدیو</p>	<p>Buldeo</p>

دلچسپ ترجمہ کی لاٹبریری

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے لئے واٹس ایپ



WhatsApp

<https://wa.me/923099888638>

0309-9888638

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں ترجم

ایک گول ڈرائیور میں

تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

جنگل بک انڈیا کے جنگل کی کہانی

ہندوستان کے پہاڑی جنگل میں گریبوں کا موسم ہے اور شام سات بجے کا وقت۔

باپ بھیریا تمام دن آرام کرنے کے بعد جا گا اپنے جسم کو پھیلا کر پچوں کو باہر نکال کر سستی دور کی۔ ماں بھیریا قریب ہی اپنے چار پچوں کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی۔ جس غار میں وہ موجود تھے وہاں چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ بھیریے نے اپنی مخصوص آواز میں کہا کہ شکار کا وقت ہو گیا ہے اور باہر جانے ہی والا تھا کے ایک جانور نے چاپلوسی کے انداز میں کہا۔

اے بھیریوں کے بادشاہ تمہیں خوب شکار ملے۔ قسمت تمہارا ساتھ دے اور تمہارے پچوں کے دانت اس قدر زیادہ تیز ہوں کہ غریب اور بھوکے بھی ان کے شکار سے حصہ حاصل کر لیں۔

یہ چاپلوسی کی گفتگو گیدڑ کر رہا تھا۔ سب جانور ہی اسے ناپسند کرتے تھے کیونکہ ایک طرف تو وہ شرارتیں کرتا اور دوسری طرف گھٹیا حرکات۔ ایک سے دوسرے کی برائی کرتا اور گندی چیزیں بھی کھا جاتا۔ جب کبھی اس پر پاگل پن کا دورہ پڑتا تو باقی جانور تو کیا شیر بھی اپنے آپ کو اس سے بچاتا کہ کہیں پاگل پن میں اسے کاٹ ہی نہ لے۔

جنگل میں سب کو ہی علم ہے کہ پاگل پن یعنی دیوانگی بہت ہی بڑی اور گھٹیا چیز ہے۔

باپ بھیریے نے گیدڑ سے کہا اندر آؤ اور خود دیکھ لو کہ تمہارے کھانے کی کوئی چیز یہاں موجود نہیں ہے۔ گیدڑ نے کہا کہ مجھ جیسے حقیر کیلئے تو سو کھی ہڈی ہی کافی ہوتی ہے اور واقعی اندر سے تھوڑے سے گوشت کے ساتھ ایک ہڈی مل گئی جسے مزے لے کر کھایا۔ پھر خوش کرنے کے لئے بھیریے کے پچوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جیسے شاندار ماں باپ ویسے ہی بہادر اور حسین بچے۔

پھر بتانے لگا کہ بادشاہ شیر خان مجھ سے کہہ رہا تھا کہ اگلے چند دنوں تک وہ آپ کی ان پہاڑیوں کے قریب ہی اپنا شکار کرے گا۔

مگر شیر خان تو بیس میل دور دریا کے قریب رہتا تھا۔ تو بھیریے نے ناراضگی سے کہا کہ جنگل کے قانون کے مطابق بغیر بتائے وہ اپنی شکار گاہ کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ ماں بھیریا نے غصے سے کہا یہ شیر پیدا کئی لنگڑا ہے اسی

لئے اس کی ماں نے اس کا نام لنگڑا رکھا تھا۔ صحیح رکھا تھا۔ لنگڑے سے اگر شکار ہوتا بھی ہے تو انسانوں کے پالتو جانوروں کا۔ دریا کے قریب رہنے والے انسان اس کے خلاف ہو گئے تو اب اس طرف آ رہا ہے تاکہ یہاں کے انسان اس کے ساتھ ہمارے بھی مخالف ہو جائیں اور ہمیں اپنے بچوں کے ساتھ کسی دوسری جگہ در بدر کی

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے بعد

03099888638 والٹ ایپ

<https://wa.me/923099888638>

0309-9888638

یعنی ہمارے اوپر احسان کرنے آ رہا ہے۔

گیدڑ نے چالاکی سے پوچھا تو کیا اسے بتا دو کہ آپ اس کے احسان مند ہیں۔ بھیڑیے نے غصے سے کہا اپنا منہوس چہرہ لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ گیدڑ نے کہا مجھے یہ خبر دینی ہی نہیں چاہیے تھی۔
آپ خود ہی اس کی دھاڑنے کی آوازیں سن لیتے جو نیچے سے آنے لگی ہیں۔

بھیڑیے نے کہا اتنا شور مچا کر تو کوئی بیو قوف ہی شکار کرنے نکلتا ہے۔ اسے انسان کے پالتو جانوروں اور جنگل کے جانوروں میں فرق کا بھی علم نہیں۔ ماں بھیڑیا نے کہا کہ وہ شاید انسان کا شکار کرنے کا خواہشمند ہے۔ کھلے آسان کے نیچے سونے والے انسان اس کی آواز سن کر گھبراہٹ میں اس کا شکار بن جاتے ہیں۔ بھیڑیے نے غصے میں کہا کہ دریا کے کنارے شکار کرتا وہاں کی چیزیں کھاتا ہمارے علاقے میں کیا لینے آیا ہے۔ جنگل کے قانون کے مطابق تو انسان کو مارنا کسی بھی جانور کے لئے منع ہے اور اپنے علاقے سے باہر بھی شکار نہیں کر سکتا۔ انسان کو جیسے ہی مارے گا تو بہت سارے دوسرے انسان خطرناک ہتھیار لے کر آئیں گے اور تمام جانوروں کا جینا حرماں کر دیں گے۔ ویسے بھی انسان بہت کمزور ہے تو کمزور کا شکار نہیں کرنا چاہیے۔ اور انسان کو کھانے سے

صحت بھی خراب ہوتی ہے۔ شیر خان کی بلند آواز آئی تو بھیڑیے نے باہر جا کر دیکھا پتہ چلا کہ شکار ملنے کے

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے بعد

03099888638 دلّس ایپ

ایک انسان کا چھوٹا سا بچہ نظر آیا۔ بغیر کپڑوں کے ایک بچہ جس نے ابھی چلنا سیکھا تھا غار کے باہر موجود تھا اور بھیڑیے کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ ماں بھیڑیا کو انسانی بچہ بہت بہادر اور اچھا لگا اور اسے اپنے پاس بلا لیا۔

اسی وقت شیر خان نے غار کے اندر منہ ڈال کر کہا ایک انسان کا بچہ جس کے ماں باپ اسے چھوڑ کر بھاگ گئے اس غار میں آیا ہے۔ وہ میرا شکار ہے میرے حوالے کر دو۔ دراصل پیر جلنے کی وجہ سے وہ بہت سخت تکلیف اور غصے میں تھا۔ مگر غار کا منہ چھوٹا تھا اور اس کے اندر داخل ہونا ممکن نہیں تھا۔

بھیڑیے نے کہا کہ میں تمہارا غلام نہیں ہوں کہ تمہارا حکم مانوں۔ میں اپنے سردار بھیڑیے کا حکم تسلیم کروں گا۔ یہ بچہ ہماری ملکیت ہے جو ہمارا دل چاہے گا کریں گے۔

شیر خان نے غصے سے کہا کیا تم مجھے نہیں جانتے۔ تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ میرا شکار میرے حوالے کر دو۔ شیر خان غصے سے دھڑا تو ماں بھیڑیا سخت غصے میں اس کی طرف آئی اور کہنے لگی چھوٹے معصوم بچوں کو مارنے والے لنگڑے تو مجھے نہیں جانتا تیری حالت خراب کر دوں گی۔ اب یہ بچہ میرا ہے ہمارے ساتھ رہے گا۔ میں اسے پالوں گی۔ بھاگ جان لنگڑ کہیں کا۔ بھیڑیا بھی اسے جیران ہو کر دیکھ رہا تھا جبکہ شیر خان کو بھی علم تھا کہ ماں بھیڑیا اس وقت شدید طریقے سے لڑنے کے لیے تیار ہے اور اس کا حال برا کر دے گی۔ اس لیے وہاں سے جاتے ہوئے ہوئے کہنے لگا کہ تمہارے سردار سے اس بچے کا فیصلہ کرواؤں گا۔ تم جیسے چور ڈا کو خود یہ میرے حوالے کریں گے اور میں اسے کھاؤں گا۔ باپ بھیڑیا نے ماں بھیڑیا سے کہا کہ ہمیں واقعی یہ اپنے سردار اور

گروہ کے سامنے فیصلے کے لیے پیش کرنا پڑے گا۔ جس پر مان بھیریا نے جواب دیا کہ یہ میرے بچوں کے ساتھ موجود ہے اور اب میرے بچوں کی طرح ہی ہے۔

میرا چھوٹا سا ڈڑو

میرا پیارا مینڈک

میرا پیارا موگلی

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

مبہرشپ کے بعد

03099888638 **واٹس ایپ**

مینڈک شہزادہ جب چلنے کے قابل ہوا تو اسے بھیریوں کی مجلس میں پیش کر دیا گیا جس کے سردار کا نام اکیلا تھا۔ چالیس پچاس دوسرے بھیریے بھی اس وقت وہاں پر موجود تھے۔ ہر بھیریا ماب اپنے بچے کو ہر بھیریے کو دکھاتی تھی کہ اسے غور سے دیکھ لو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرنی ہے۔ جب مینڈک شہزادے کی باری آئی تو پچھے سے شیر خان نے گرج کر کہا کہ یہ میرا شکار ہے اسے میرے حوالے کر دیا جائے۔ انسان کے بچے کا بھیریوں سے کیا تعلق۔ سردار نے کہا کہ ہمارے قانون کے مطابق اگر دو گواہیاں آئیں تو اسے ہم اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ مگر کوئی بھیریا آگے نہ بڑھا تو ماں بھیریا اکیلے ہی مرنے مارنے کے لئے تیار ہو چکی تھی کیونکہ وہ اپنے بچے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھی۔ اچانک رپکھ بھالو جسے اس مجلس میں شرکت کی خاص طور پر دعوت دی جاتی تھی کہنے لگا کے میں تم سب کو جنگل کے قوانین سکھاتا ہوں اور جانتا ہوں کہ انسان کا بچہ بالکل بھی خطرناک نہیں ہوتا۔ کسی کو دھوکا نہیں دے گا۔ اسے اپنے غول میں شامل کر لو۔ ت

مہارے بچوں کے ساتھ اسے بھی میں تعلیم دوں گا۔

دوسرے گواہ کے طور پر ایک کالے رنگ کا چیتا سامنے آیا۔ وہ بہت چالاک اور بہادر تھا مگر بہت میٹھی زبان والا۔ کہنے لگا کہ انسان کا یہ بچہ بہت چھوٹا اور بغیر کپڑوں کے ہے۔ تم اس پر احسان کرو تو بڑے ہو کر یہ احسان کا بدلہ دے گا۔ بلکہ اس کی جان کے بد لے میں تمہیں ایک موٹا تازہ جانور بھی پیش کروں گا۔ بھیڑیے انسانی

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبر شپ کے بعد

03099888638 والٹ ایپ

شیر خان نے جب دوبارہ بچے کے لئے کہا تو چیتے نے کہا کہ بڑے ہو کر یہ تمہیں سبق سکھائے گا۔ سردار اکیلانے بات آگے بڑھائی کہ ہاں واقعی بڑے ہو کر شاید یہ ہمارے کام آئے۔ اس نے یہ بات اس لیے کہی تھی کہ جب بھیڑیوں کا سردار بوڑھا ہو جاتا ہے تو باقی بھیڑیے اسے مار کر دوسرے طاقتوں اور بھیڑیے کو اپنا سردار بنالیتے ہیں۔ سردار نے کہا کہ اس بچے کی تربیت بھی بھیڑیوں کی طرح ہی ہونی چاہیے۔ ایک ریچھ بھالو اور چیتے کی مدد کی وجہ سے انسانی بچہ بھیڑیوں کے ساتھ شامل ہو چکا تھا۔

دس گیارہ سال اسی طرح گزر گئے۔ بھیڑیاں باپ اپنے بچوں کے ساتھ انسانی بچے کو بھی جنگل کی تعلیم دیتے رہے۔ درخت گھاس اور ہوا کی حرکت اور آواز کا کیا مطلب ہوتا ہے اور اسی طرح کی دوسری چیزیں بھی سمجھائیں۔ جب بچہ گندہ ہوتا تو نہر میں جا کر نہایت۔ بھوک لگتی تو شہد اور پھل مزے سے کھاتا۔ چیتا اسے درخت پر چڑھنا سکھاتا۔ بھیڑیے اس سے اس لیے خوش ہوتے کہ اگر ان کے جسم میں کائنے چھ جاتے تو انسان کا یہ بچہ اپنے ہاتھوں سے نکال دیتا۔

رات کے وقت وہ نزدیکی گاؤں میں جاتا اور انسانوں کو حیرت سے دیکھتا۔ انہوں نے جانوروں کو پکڑنے کے لئے جو پھنڈہ لگایا تھا ایک دن اس میں پھنسنے لگا تھا اس لیے انسانوں کو برا تصور کرتا۔ پڑھائی بالکل نہیں کرنی پڑتی تھی اور خوراک بہت اچھی ملتی اس لیے جیسے ہی بڑا ہونا شروع ہوا تو بہت صحت مند ہو گیا۔

بھیڑیے کی ماں سے اس سے کہا کہ شیر خان کو ایک دن تم نے ضرور مارنا ہے۔ اس نے ہاں تو کہہ دی مگر جلد ہی

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

مبہرشپ کے بعد

03099888638 دلش ایپ

یہ بات سن کر بھیڑیے غصے میں چینخ لگتے۔ چیتے نے مینڈک شہزادے کو بتایا کہ یہ دراصل شیر خان کی تمہارے خلاف سازش ہے تو وہ بولا کہ بھیڑیے تو تمام میرے دوست ہیں۔ تم میرے دوست ہو بھالو میرا دوست ہے سب دوست ہیں۔ چیتے نے پھر اسے ایک دن بتایا کہ شیر خان بوڑھا ہو رہا ہے۔ پرانے بھیڑیے تو ہمیں پسند کرتے ہیں مگر نئے بھیڑیے شیر خان کی بات کو مانتے ہیں اور وہ تمہارے خلاف ہو سکتے ہیں۔ چیتے نے بتایا کہ میں دراصل انسانوں کے درمیان ہی پیدا ہوا تھا۔ ان کے درمیان ہی بخبرے میں رہتا تھا مگر جب بڑا ہوا تو مجھے خیال آیا کہ میں تو جانور ہوں اس لیے ایک دن وہاں سے بھاگ کر جنگل میں آگیا۔ تم بھی کیوں کہ ایک انسان ہوں اس لئے انسانوں میں ہی چلے جاؤ گے اگر تمہیں پہلے قتل نہ کر دیا گیا تو۔ مینڈک شہزادے نے کہا کہ مجھے بھلا کوئی کیوں مارے گا تو چیتے نے جواب دیا کہ تم انسان ہو اور سب جانوروں کو علم ہے کہ تم عقلمند ہو۔ شیر خان تمہارا دشمن ہے۔ اسے بوڑھے ہونے کی وجہ سے شکار میں مشکل پیش آتی ہے تو وہ تمام بھیڑیوں کو تمہارے خلاف کر دے گا۔ تمہیں اپنی حفاظت خود کرنی چاہیے۔ انسانوں کے درمیان جانا چاہیے اور وہاں سے تھوڑی سی آگ لے آنی چاہیے۔ ہر جانور اس سے خوفزدہ ہوتا ہے۔ برتن میں وہ آگ لے آؤ اور اپنے پاس رکھو اپنی حفاظت کی خاطر۔

مینڈک شہزادے کو شیر خان پر بہت زیادہ غصہ تھا۔ اپنے گھر گیا جہاں ماں بھیڑیا کو اس بات کے بارے میں بتایا۔ جب وہ آگ لینے جا رہا تھا تو راستے میں دیکھا کہ بھیڑیوں کا سردار کمزور ہونے کی وجہ سے شکار نہیں کر سکا تو سرداری سے ہٹایا جا چکا ہے۔ یہ دیکھ کر خیال آیا کہ ایک دن میرا بھی یہی حشر کیا جائے گا۔ اس لئے انسانوں

کے گھر کے قریب جا کر برتن میں موجود آگ کو ایک لڑکے سے چھین کر جنگل میں واپس آگیا اور اپنی غار میں پیٹھ کر درخت کی کی شاخیں ڈال کر اسے مسلسل جلاتا رہا۔ دوسرے دن گیدڑا اس کے پاس آیا کہ مجلس میں

سینکڑوں تراجم ایک گوگل ڈرائیو میں معلومات کے لئے واٹس ایپ



WhatsApp

<https://wa.me/923099888638>

0309-9888638

چیتے اور مینڈ ک شہزادے نے کہا کہ شیر خان کو بھیڑیوں کے معاملات میں بولنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ جس پر شیر خان کے ساتھی بھیڑیے کہنے لگے کہ تم انسان ہو تمہیں بھی بولنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ جب لڑائی ہونے لگی تو پرانے سردار اکیلانے کہا کے بارہ سال تک میں نے حکمرانی کی اور تم میں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچنے دیا۔ اب شیر خان نے ہی میرے خلاف سازش کی ہے۔ آج بھی میں بوڑھا ہونے کے باوجود تمہارا مقابلہ کر سکتا ہوں۔ کسی میں ہمت ہے تو آئے مگر کوئی بھیڑیا آگے نہ بڑھا تو شیر خان نے کہا کے اس بوڑھے بھیڑیے اور انسان نے ہی ہر کام خراب کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ یہ انسان میرے حوالے کر دینا چاہیے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو میں ہمیشہ تمہارے علاقے میں شکار کروں گا۔ مجھے اس انسان سے شدید نفرت ہے۔

بھیڑیوں نے کہا کہ اس انسان کو انسانوں کے پاس جانے دینا چاہیے جس پر شیر خان نے کہا کہ یہ واپس وہاں جا کر ہمارے خلاف سازشیں کرے گا۔ جنگل کے سردار اکیلانے کہا کہ اس نے کبھی جنگل کا قانون نہیں توڑا۔ ہمارے ساتھ زندگی گزاری بڑا ہوا۔ چیتے نے کہا کہ اس کے بدلتے میں نے ایک موٹا تازہ شکار بھی تمہیں دے دیا تھا۔ شیر خان کے ساتھیوں نے کہا کہ وہ تو دس سال پہلے کی بات تھی۔ شیر خان نے بھی کہا کہ ایک انسان جانوروں کے ساتھ نہیں رہ سکتا اور یہ میرے حوالے کر دینا چاہیے۔ سردار اکیلانے اس موقع پر کہا کہ میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور اب میں ضرور سچ بولوں گا چاہے تم مجھے مار دو۔ اس شیر خان کے کہنے پر جانور اور بھیڑیے جنگل کے قوانین توڑنے لگے ہیں۔ انسانوں کے جانوروں کا شکار کر رہے ہیں۔ اگر اس انسان کے خلاف

فیصلہ کیا گیا تو میں جنگل کے قانون کی حفاظت کروں گا اور اس کے لیے اپنی جان دے دوں گا۔ اپنے ساتھیوں

سینکڑوں تراجم ایک گول ڈرائیو میں معلومات کے لئے واٹس ایپ

جان لینا چاہتے تھے۔ چیتے نے کہا کہ دیکھو میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا۔ مینڈک شہزادہ اپنے ساتھی بھیڑیوں کو اپنے خلاف باتیں کرتا سن چکا تھا اس لئے غصے میں آگ کے برتن کو اٹھا کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں تم کتوں کی طرح نہیں بھونک سکتا۔ میں نے کبھی اپنے آپ کو انسان تصور نہیں کیا۔ بھیڑیوں کے ساتھ بڑا ہوا اور تمہارے ساتھ ہی زندگی گزارنے کا خواہش مند تھا۔ اب تمہیں اپنا بھائی بھن کہنے کے بجائے کتا کہہ کر پکاروں گا اور کتنے چونکہ آگ سے ڈرتے ہیں اس لئے تمہارے لیے تختے کے طور پر آگ لے کر آیا ہوں۔ یہ کہا اور آگ میں بہت زیادہ لکڑیاں ڈال دیں۔ آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے اور تمام جانور خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔ چیتے نے کہا کہ سردار اکیلا تمہارا ساتھی ہے اسے مت بھولنا۔

مینڈک شہزادے نے کہا کہ تم لوگوں نے میرے ساتھ برا سلوک کیا اس لیے میں اپنے لوگوں میں جارہا ہوں۔ لیکن میں ہمیشہ یاد رکھوں گا کہ کبھی تم لوگوں کے ساتھ رہتا تھا اس لیے ہمیشہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ تمہارے راز انسانوں کو نہیں بتاؤں گا۔ تمہارے ساتھ میری کوئی لڑائی نہیں۔ لیکن شیر خان تو کھڑا ہو جا درنہ تھے آگ لگا دوں گا۔ شیر خان کے قریب جلتی ہوئی لکڑی کی تودہ بہت سخت خوفزدہ ہو گیا۔ مینڈک شہزادے نے بات جاری رکھی کہ شیر خان تم کتے ہو۔ یہاں سے بھاگ جاؤ اور خبردار سردار اکیلا کو کوئی تنگ

کمل ٹیکسٹ پڑھنے کے لئے



WhatsApp

دراصل مینڈک شہزادہ اس جنگل اور جانوروں سے محبت کرتا تھا۔ یہاں سے جاتے ہوئے اس کا دل بہت ادا س تھا۔ اس لیے روتے ہوئے کہنے لگا کہ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا تو چیتے نے کہا کہ جنگل کے دروازے تم پر بند

کر دیے گئے ہیں۔ جانور کبھی نہیں روتے۔ تم انسان ہو اس لئے رور ہے ہو اور اب تمہیں انسانوں کے پاس چلے جانا چاہیے۔

پھر مینڈک شہزادہ اپنی ماں بھیڑیا کے پاس گیا۔ وہ اس کے چار بھائی اور ماں بھیڑیا بھی رور ہے تھے۔ سب نے ایک دوسرے سے وعدہ کیا کہ وہ رات کے وقت ملاقات کیا کریں گے اور ایک ساتھ کھیلا کریں گے۔ ماں اور باپ بھیڑیا نے کہا کہ تم اگرچہ انسان ہو مگر ہمیں اپنے بچوں سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ تھوڑی دیر بعد مینڈک شہزادہ انسانوں کی طرف جا رہا تھا

جنگل بک انڈیا کے جنگل کی کہانی

یہ تو بتا دیا گیا کہ مینڈک شہزادہ جنگل کو چھوڑ کر انسانوں کے پاس چلا گیا۔ مگر دوبارہ اس وقت کو دیکھتے ہیں جب وہ جنگل میں رہتا تھا اور بھالو ریپھ سے جنگل کے قوانین سکتا تھا۔ بھاری بھر کم موٹے تازے ریپھ کو ایک عقل مند شاگرد ملا تو وہ بہت خوش ہوا۔ بھیڑیے کے بچوں کا رجحان تعلیم حاصل کرنے کی طرف نہ تھا۔ مگر انسان کے بچے کو تو بہت زیادہ تعلیم دینی تھی۔ چیتا بھی اسے علم حاصل کرتے ہوئے دیکھتا تو بہت خوش ہوتا۔ مینڈک شہزادے نے درخت پر چڑھنا سیکھ لیا تیرنا اور جنگل میں بھاگنا بھی اسے آگیا۔ بھالو ریپھ نے اسے بہت سی باتیں سکھائیں جو جنگل کے بارے میں تھیں یعنی درخت کی مضبوط اور کمزور شاخ میں فرق کیسے معلوم کیا جاتا ہے۔ شہد کی مکھیوں سے گفتگو کرنی ہو تو پیچا س فٹ پر جا کر اچھے انداز میں کرنی چاہیے۔ دوپہر کے وقت سوئی ہوئی چگاڈڑا اگر اس کی وجہ سے جاگ جائے تو کس طرح اس سے معافی مانگنی ہے۔ پانی میں چھلانگ لگانے سے پہلے سانپوں کو کس طرح اطلاع دینی ہے۔ یہ بہت ضروری باتیں تھیں تاکہ جنگل کے جانور اس سے ناراض نہ

سینکڑوں تراجم ایک گوگل ڈرائیو میں معلومات کے لئے واٹس ایپ

مینڈک شہزادے کو بار بار یہ سبق دھرانے پڑتے اور اسے یہ بات پسند نہ تھی۔ ایک مرتبہ ناراض ہو کر بھاگ گیا تو بھالو نے چیتے سے کہا کہ دیکھو یہ انسان کا بچہ ہے تو اسے اچھی تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔ چیتا اس سے بہت محبت کرتا تھا اس لئے کہنے لگا کہ دیکھو ابھی وہ کتنا چھوٹا ہے اور قانون بہت لمبے چوڑے۔ بھالو نے کہا کہ جنگل

میں رہنے کے لئے اس کے قانون سیکھنے لازمی ہیں اور اگر کوئی سستی کرتا ہے تو میں اسے ہلکی سی مار بھی لگا دیتا ہوں۔ مینڈک شہزادے کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا ہے۔ جس پر چیتے نے کہا کہ تم نے تو ہلاکا ساما را تھا مگر اسے بہت زور سے لگا۔ بھالو نے کہا یہ قوانین اسے جنگل میں رہنا سکھائیں گے اور دوسرے جانور بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ اس کی زندگی کے لیے یہ ضروری ہیں۔ اور آج تو سب سے زیادہ اہم سبق اسے سکھاؤں گا۔ مینڈک شہزادے کو آواز دے کر بلا یا۔ وہ آ تو گیا مگر غصے میں اور کہنے لگا کہ میں چیتے کی وجہ سے آیا

سینکڑوں تراجم ایک گوگل ڈرائیو میں معلومات کے لئے واٹس اپ

اے جانور ہم دونوں ایک ہی خون سے تعلق رکھتے ہیں۔ پرندوں کو بھی یہی بات کہنی ہے مگر بعد میں سیٹی بھی بجائی ہے۔ سانپ سے اس کی طرح ہی سیٹی کی آواز میں بات کرنی ہے۔ یہ باتیں بتا کر وہ بے حد دخوشی کے عالم میں چیتے کے اوپر بیٹھ گیا اور اپنے استاد بھالو کی طرف دیکھ کر منہ بنایا۔ جس نے جواب میں کہا کہ ایک دن تم مکمل تعلیم حاصل کر لو گے۔ یہ علم مجھے ہاتھی نے سکھایا۔ سانپ کا علم بھی حاصل کیا۔ تمام علم مینڈک شہزادے کو سکھا دیے ہیں اور اب وہ تمام جانوروں سے محفوظ رہے گا۔

مینڈک شہزادے نے دوبارہ بھالو سے مذاق کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ وہ تو اپنے جیسے بندروں کے ساتھ رہے گا۔ درختوں کے اوپر چھلانگیں مارے گا تو غصے میں ہلاکا سا ہاتھ بھالو نے اسے مارا اور کہا کہ نہ بندروں کے قریب جانا نہ ان سے باتیں کرنا۔ جنگل کی یہ واحد مخلوق ہیں جو کسی قانون کو نہیں مانتیں اور ہر گندی چیز کو کھا جاتی ہیں۔ مینڈک شہزادے نے غصے میں کہا کہ تم مجھے مارتے ہو اور بندر مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں ان کی طرح کا ہوں بس میری دم نہیں ہے اور وہ مجھے اپنا بادشاہ بنالیں گے۔ میں تم سے تعلیم حاصل نہیں کرنا چاہتا بلکہ بندروں کی طرح ہمیشہ کھیلنا کو دنا چاہتا ہوں۔ ریچھ بھالو اب بہت غصے میں آ چکا تھا اور

مکمل ٹیکسٹ پڑھنے کے لئے



WhatsApp

بندروں نے یہ بات سنی تو اسی طرح اس پر چیزیں پھینکنا شروع کر دیں تو بھالو نے کہا کہ میرا حکم ہے کہ آئندہ تم ان سے بالکل ملاقات اور بات چیت نہیں کرو گے۔ اب ان تینوں کو بندر چیزیں مار رہے تھے تو وہ وہاں سے

سینکڑوں تراجم ایک گوگل ڈرائیو میں معلومات کے لئے واٹس ایپ

کرنے لگتے۔ ہمیشہ کہتے کہ کل ہم اپنی عادات ٹھیک کر لیں گے اور اپنا استاد اور حکمران بھی بنالیں گے مگر کبھی ایسا نہ ہو سکا۔ اور پھر ایک دن انھوں نے فیصلہ کیا کہ مینڈک شہزادے کو اپنے ساتھ شامل کر کے اسے اپنا بادشاہ بنالیا جائے۔ اس طرح دوسرے جانوروں سے ہم انتقام بھی لے سکیں گے۔ اسی لیے ایک دن وہ مینڈک شہزادے کو اٹھا کر درختوں کے اوپر اپنے علاقے میں لے آئے۔ چیتے نے جانے کے بعد جب یہ دیکھا تو درخت پر چڑھنے کی کوشش کی مگر وہ مینڈک شہزادے کو درختوں کے اوپر چھلانگیں لگاتے ہوئے دور چلے گئے۔ لمبی چھلانگیں بندر لگارہے تھے تو مینڈک شہزادہ اگرچہ پریشان تھا مگر اسے مزا بھی آ رہا تھا۔ نیچے دیکھتا تو خوفزدہ ہو جاتا۔ اسے بندروں پر غصہ بھی چڑھا اور سوچا کہ کس طرح میں چیتے اور بھالو کو اپنے بارے میں

کامل کتاب مہرشپ کے بعد

دوسری طرف چیتا اور بھالو مینڈک شہزادے کے غائب ہونے پر بہت زیادہ فکر مند بھی تھے اور غصہ بھی چڑھا ہوا تھا کہ ہم نے اسے منع کیا تھا کہ بندروں سے دور رہے۔ بھالو نے کہا کہ اژدہ بندروں کے درختوں پر چڑھ بھی سکتا ہے اور انہیں سبق بھی سکھا سکتا ہے اس سے مدد لینی چاہیے۔ اسے کھانے پینے کا کچھ دے کر یہ کام کروایا جاسکتا ہے۔ چیتے نے کہا کہ وہ تو کھانا کھانے کے بعد ایک مہینے تک سویا رہتا ہے۔ شاید ابھی بھی سورہا ہو۔ وہ دونوں اژدہ ہے کے پاس پہنچ گئے اور اس سے درخواست کی کہ انسان کے بچے مینڈک شہزادے کو بندروں سے نجات دلائی جائے۔

اژدہ نے کہا کہ وہ بندرا چھی مخلوق نہیں ہیں۔ انہیں واقعی سبق سکھانا چاہیے۔ وہ تمہیں غلط ناموں سے پکارتے تھے۔ میں نے خود سنा۔ اسی وقت چیل نے آسمان سے آواز دے کر ان لوگوں کو بتایا کہ مینڈک شہزادہ اس

وقت کہاں پر ہے۔ اس نے کہا کہ ہم دونوں کا خون ایک ہی ہے اور اس لیے اسے پچنا چاہیے۔ بندرا سے سنسان جگہ پر لے گئے تھے۔ صدیوں پہلے وہاں پر انسان رہتے تھے مگر بہت پہلے اس جگہ کو چھوڑ گئے تھے۔

سینکڑوں تراجم ایک گوگل ڈرائیو میں معلومات کے لئے واٹس اپ پ

بندر تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس ویران اور اتنی دور جگہ پر کوئی مینڈ ک شہزادے کی مدد کو بھی آسکتا ہے اور بہت خوش تھے۔ اگرچہ بہت پرانی عمارات ٹوٹ پھوٹ چکی تھیں مگر مینڈ ک شہزادہ انہیں حیرانی سے دیکھ رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا۔ عمارات اور پرانی سڑکیں ٹوٹ چکی تھیں اور ان پر پودے اگ چکے تھے۔ اب بندر اس جگہ کو اپنا شہر کہتے تھے اور یہاں پر آکر اپنے آپ کو انسان سمجھنے لگتے۔ مگر یہاں پر ان کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوتیں۔

مینڈ ک شہزادے نے یہ بات فوری طور پر محسوس کر لی اور چونکہ اس نے تعلیم حاصل کی تھی اس لیے ان کی حرکات بالکل پسند نہیں آئیں۔ اب وہ سونے کے بجائے آرام کرنے کے بجائے ناج رہے تھے۔ گانے گارہے تھے۔ پھر ایک بندر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انسان کے پچے کو اغوا کرنا ہمارا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ سب نے ایک دوسرے کی تعریف کی۔ مگر جلد ہی دوبارہ آپس میں لڑنا شروع ہو گئے۔ مینڈ ک شہزادے نے کہا کہ مجھے بھوک لگی ہے تو بہت سارے بندر فوری طور پر کھانے کی تلاش میں لگئے۔ مگر جلد ہی اس بات کو بھول کر آپس

مکمل کتاب میرشپ کے بعد

وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی مگر بندروں نے دوبارہ پکڑ لیا۔ اس جگہ پر ایک پانی کا تالاب اور اس کے درمیان فوارہ بنایا تھا جس پر سفید خوبصورت پتھروں کا کام بھی کیا گیا تھا۔ چاندنی رات میں یہ جگہ بہت ہی خوبصورت لگتی تھی۔ اسی وقت بندروں نے مینڈ ک شہزادے کو کہا کہ ہم بہت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم آزاد ہیں اور بہت اعلیٰ کام سرانجام دیتے ہیں۔ جگل میں سب سے عقلمند ہیں۔ اب تم ہمارے ساتھی ہو اور دوسرے جنگلی جانوروں کو بھی یہ بتائیں۔ ہر ایک بندر لمبی تقریر کر کے اپنی تعریفیں کرتا اور سب اس کی ہاں میں

ہاں ملاتے۔ مینڈک شہزادہ عقائدی دکھاتے ہوئے ہر بات کو صحیح کہتا جا رہا تھا مگر بندروں کے شور سے اس کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔

جس وقت آسمان پر چاند کو بادل نے چھپا لیا اور نیچے اندر ہیرا چھا گیا تو اس وقت مینڈک شہزادے کے دونوں

سینکڑوں تراجم ایک گوگل ڈرائیو میں معلومات کے لئے واٹس ایپ

پہنچا کیونکہ وہ بھی بہت طاقتور تھا۔ مگر پھر اسے غصہ چڑھا اور اس نے ان بندوں پر حملہ کر دیا جو مینڈک شہزادے کو گھیرے میں لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ مگر کچھ بندوں نے مینڈک شہزادے کو اٹھایا اور کچھ دور لے گئے۔ وہ بلندی سے گرا مگر چونکہ بھالو نے اسے جنگل کے قانون سکھائے تھے اس لئے اپنے آپ کو زخمی ہونے سے بچا لیا۔ مگر جس جگہ وہ گرا وہاں پر بہت سے سانپ موجود تھے۔ مینڈک شہزادے نے ان سے کہا کہ ہم دونوں کا خون ایک ہے تو سانپ نے کہا یہ بات تو ٹھیک ہے مگر دیکھو تمہارے پیرسے ہم زخمی نہ ہو جائیں اس لیے احتیاط کرنا۔

اژد ہے اور چیتے نے بندروں کا براحال کر دیا تھا اور جیسے ہی بھالو بھی وہاں پر آیا تو بندروں نے ہمت ہار دی اور وہاں سے بھاگ گئے۔ چیتے اور بھالو نے مینڈک شہزادے سے پوچھا کہ اسے زیادہ چوت تو نہیں آئی۔ تمہیں دیکھ کر ہم بہت خوش ہیں۔ سب نے اژد ہے کا بہت زیادہ شکریہ ادا کیا جس نے محبت سے اپنا سر مینڈک

مکمل کتاب میرشپ کے بعد

چیتا بھی ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ مینڈک شہزادے نے انہیں ہلا کر ایسا کرنے سے روکا اور تینوں جلدی سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اگر مینڈک شہزادہ انہیں احساس نہ دلاتا تو وہ اژد ہے کے منہ میں جا چکے ہوتے۔ اس سے دوستی کرنی اچھی چیز نہیں۔ تینوں نے اپنے زخموں کا علاج بھی کروانا تھا۔ راستے میں شہزادے کو کہنے لگے نہ تم بندروں کے ساتھ دوستی کرتے اور نہ آج ہم زخمی ہوتے۔ بھالو نے کہا کہ جنگل کے قانون کے مطابق تمہیں سزا ملے گی اور اسے ہلاکا سا ہاتھ مار دیا۔ مگر وہ بھی مینڈک شہزادے کو بہت زور سے لگا۔ مگر ان کے لیے جنگل کے قانون کو نافذ کرنا ضروری تھا۔

چیتا اور بھالو خوش تھے کہ مینڈک شہزادہ دوبارہ ان کے ساتھ ہے۔ جس نے کہا کہ مجھے بھی شرمندگی ہے کہ میں نے بندروں سے دوستی کی۔ وہ چیتے کی کمر پر بیٹھ گیا اور سفر شروع ہوا۔

جنگل کے قانون پر عمل کرنے کے بعد سب ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر دیتے تھے۔ چیتے اور بھالو نے مینڈک شہزادے کو بہت سی عقلماند اپنے باتیں بتائیں۔ بھالو نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے ایک انسان کے منہ سے بہت سی مفید اور قیمتی باتیں سنی تھیں اور تمہیں وہ بتاتا ہوں کیونکہ ایک نہ ایک دن تو تمہیں اپنے جیسے انسانوں کے پاس جا کر رہنا ہی پڑے گا۔ ایسی ہی گفتگو کے دوران مینڈک شہزادہ اپنے غار تک پہنچ گیا۔ تھکا ہوا تھا تو گھری نیند سو گیا۔

جنگل بک انڈیا کے جنگل کی کہانی

اب ہم اس سلسلہ کو جاری رکھتے ہیں جب مینڈک شہزادہ جانوروں کی مجلس سے ناراض ہو کر غار میں اپنے ماں باپ سے ملنے کے بعد انسانوں کے پاس جا رہا تھا۔ مگر اسے علم تھا کہ جنگل میں اس کا ایک دشمن موجود ہے اس لیے جنگل سے دور رہنا چاہتا تھا۔ بیس میل سفر کرنے کے بعد ایک گاؤں میں پہنچا جو اس کے لئے بالکل نیا تھا۔ قریب ہی ایک جنگل بھی تھا مگر یہ اسکے جنگل سے مختلف دوسرا جنگل تھا۔ بہت زیادہ بھینسیں اس گاؤں میں موجود تھیں۔ لیکن جیسے ہی اس گاؤں کے بچوں نے مینڈک شہزادے کو دیکھا تو ڈر کر بھاگ گئے۔ کتوں نے اس پر بھونکنا شروع کر دیا۔ مینڈک شہزادے کو بہت زیادہ بھوک لگ رہی تھی۔ ایک آدمی کو دیکھا اور اس سے کھانا مانگنے کا اشارہ کیا۔ مگر وہ شخص بھی خوفزدہ ہو کر تیزی سے گاؤں میں چلا گیا اور گاؤں کے پنجاری اور بہت سارے دوسرے آدمیوں کے ساتھ واپس آیا جو حیران ہو کر مینڈک شہزادے کو دیکھ رہے تھے۔ جس

مکمل کتاب ممبر شپ کے بعد

عورتوں نے جب سنا کہ بھیڑیوں نے اسے کاٹا ہے تگ کیا ہے تو انہیں رحم آگیا اور کہنے لگیں کہ اس کا خیال کرنا چاہیے۔ پھر ایک عورت کو کہا گیا کہ تمہارا جو بیٹا بچپن میں شیر اٹھا کر لے گیا تھا یہ بھی تو بالکل اسی طرح کا ہے۔ عورت نے جواب دیا اگرچہ شکل تو ملتی ہے مگر یہ تو بہت کمزور ہے۔ دراصل وہ عورت گاؤں کے سب سے امیر

آدمی کی بیوی تھی۔ اس لئے گاؤں کے پچاری نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ یہ تیرا ہی بیٹا ہے جو تجھ سے لے لیا گیا تھا اور اب تجھے واپس دے دیا گیا ہے۔ اس چیز میں میرا یعنی پچاری کا بھی حصہ ہے تو ہمیشہ اس کا خیال رکھنا۔ مینڈک شہزادے کو اس طرح محسوس ہو رہا تھا کہ ایک بار پھر جانوروں کے درمیان پھنس چکا

مبرشپ کے بعد مکمل آڈیوبک اور ٹیکسٹ

یا تو بھاگ کر دوبارہ جنگل چلے جانا چاہیے یا پھر ان لوگوں کی زبان سیکھنی چاہیے۔ کوشش کی اور تھوڑی دیر میں ہی بہت سی چیزوں کے نام سیکھ گیا۔ عورت نے کمرے میں سلانے کی کوشش کی مگر وہ بند کمرے میں سونے کا عادی نہ تھا تو عورت کے شوہرنے کہا کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر قسمت نے ہمارے بیٹے کو واپس بھیج دیا ہے تو یہ بھاگے گا نہیں ہمارے پاس ہی رہے گا۔

مینڈک شہزادہ کھلی ہوا میں گھاس کے اوپر سو گیا تو اس کا بھیڑ یا بھائی بیس میل کا سفر کر کے اس کے پاس پہنچ گیا۔ اس سے محبت کا اظہار کیا اور کہنے لگا کہ شیر خان کا کہنا ہے کہ اگر تم واپس آئے تو تمہیں جان سے مار دیا جائے گا۔ مینڈک شہزادے نے جواب دیا کہ میں بھی اس کا ایسا ہی حشر کروں گا اور مجھے جنگل کی خبروں سے آگاہ کرتے رہنا۔ میں ہمیشہ تم بھیڑیوں سے محبت کرتا رہوں گا۔ بھیڑ یا بھائی نے کہا کہ کہیں انسان بھی تمہارے ساتھ بر اسلوک نہ کریں۔ محبت سے گفتگو کرنے کے بعد دوبارہ واپس آنے کا وعدہ کر کے وہ چلا گیا۔

مینڈک شہزادے نے انسانوں کے طور طریقے زبان اور کپڑے پہنانا اگلے تین مہینے میں سیکھ لیے۔ کھیتی باڑی بھی اسے سکھائی جانے لگی۔ بچے بھی اسے تنگ کرتے مگر جنگل کی سختی نے اسے مشکلات سہنا سکھا دی تھیں۔ بچوں کو وہ معصوم سمجھ کر کچھ نہیں کہتا تھا ورنہ جنگل میں جنگلی جانوروں کے درمیان رہنے سے اس میں بہت طاقت آچکی تھی جس کا ذکر گاؤں کے لوگ بھی کرتے۔ وہ خود بھی کسی کی پرواہ نہ کرتا اور ایک مرتبہ دیوتا کا

مکمل کتاب مبرشپ کے بعد

فارغ وقت میں شام کے وقت گاؤں کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر آپس میں باتیں کرتے۔ ان باتوں میں جانوروں کے تذکرے بھی ہوتے جو بالکل جھوٹی باتیں ہوتیں جنہیں سن کر مینڈک شہزادہ بہت ہنستا کہ انہیں جنگل کا کچھ بھی علم نہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ جو شیر لگڑا کر چلتا ہے دراصل اس میں ایک روح داخل ہو چکی ہے جو

ایک لنگڑے انسان کی تھی۔ جس پر راجہ مینڈک خاموش نہ رہ سکا اور کہا کہ وہ شیر تو پیدا کئی لنگڑا ہے۔ لوگ حیرت سے اس کی بات سن رہے تھے اور کہنے لگے کہ اگر تم اتنے عقائد اور بہادر ہو تو اس شیر کو مار کیوں نہیں دیتے کیونکہ اس پر سوروپے کا انعام بھی رکھا گیا ہے اور بڑوں کی باتوں کو جھٹلایا نہیں کرتے۔ جب مینڈک

مہرشپ کے بعد مکمل آڈیوبک اور ٹیکسٹ

مینڈک شہزادے نے بہت سی بھینسوں کو جنگل میں لے کر جانا تھا۔ یہ بھینسوں دوسرے لوگوں کے لئے تو خطرناک ہو سکتی تھیں مگر اپنے رکھوائے کو کچھ نہ کہتیں۔ جب بہت سی بھینسوں اکٹھی ہوتی ہیں تو شیر بھی ان پر حملہ نہیں کرتا۔

ایک دن مینڈک شہزادے کا بھیڑ یا بھائی اس سے دوبارہ ملنے آیا اور بتایا کہ شیر خان ابھی بھی اس کی جان لینا چاہتا ہے تو مینڈک شہزادے نے کہا کہ جب وہ دوبارہ واپس آئے تو مجھے بتا دینا اس کا کچھ بندوبست کرنا ہے۔ پڑے گا۔

شیر خان کو ختم کرنے کے لیے سردار بھیڑ یہ اکیلا سے مدد لینے کا فیصلہ کیا۔ جان بوجھ کر اکیلا نے بھینسوں کو اپنے اوپر حملہ کرنے کا موقع دیا بھاگا اور بھینسوں پوری رفتار سے اسکے پیچھے بھاگیں۔ وہ تو ایک طرف ہو گیا مگر بھینسوں کو راستے میں شیر خان نظر آگیا تو اس کا کام تمام کر دیا اسے مار دیا۔ مینڈک شہزادے کے پاس چاقو موجود تھا جس سے اس نے شیر خان کی کھال جو دس فٹ لمبی تھی اتار لی۔ گاؤں کے لوگوں نے جب مینڈک

مکمل کتاب مہرشپ کے بعد

کی طرف دوبارہ بھاگ گیا۔ گاؤں جا کر کہا کہ مینڈک شہزادے کو تو بہت سے جادو بھی آتے ہیں اور سمجھ میں نہ آنے والی مخلوقات بھی اس کی مدد کرتی ہیں۔ مینڈک شہزادہ خوش ہو کر جب گاؤں پہنچا کہ اس کا استقبال کیا جائے گا تو وہاں پر گاؤں والوں نے اس پر اینٹیں بر سانا شروع کر دیں۔ اس پر بندوق بھی چلا دی جو ایک بھینس کو لگی تو وہ کہنے لگے کہ یہ جادو گر ہے اسے گولی بھی نہیں لگتی۔

بھیڑیوں کا پرانا سردار اکیلا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا تو کہنے لگا کہ یہ انسان نما بھیڑ یہ تو ہم سے بھی گئے گزرے ہیں۔ یہ تمہیں اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے۔ پچماری نے بھی اسے برا بھلا کہہ کر اسے وہاں سے چلے جانے کا کہا۔

مینڈ ک شہزادے نے ادا سی سے کہا کہ بھیڑ یے مجھے انسان کہہ کر نکالتے ہیں اور انسان بھیڑ یا کہہ کر۔ اسی وقت مینڈ ک شہزادے کی ماں نے اس سے کہا کہ تم میرے بیٹے ہو مگر یہ ظالم تمہیں مار دیں گے اس لیے یہاں سے

ممبر شپ کے بعد مکمل آڈیوبک اور ٹیکسٹ

دلچسپ تراجم کی لائبریری

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبر شپ کے لئے واٹس اپ پ



WhatsApp

<https://wa.me/923099888638>

0309-9888638

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

ایک گول ڈرائیور میں

تفصیلات کے لئے واٹس اپ پ

سید عرفان علی ڈوٹ کوم کی تمام کتب پیکا ایکٹ

اور ڈی ایم سی اے کے تحت کاپی رائٹ ہیں

COPYRIGHTED UNDER

DMCA-Digital Millennium Copyright Act PECA Act 2016

PECA-The Prevention of Electronic Crimes Act, 2016

سید عرفان علی

اس کتاب کی آڈیوبک ڈاؤن لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور شیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

کپلنگ

کم

سید عرفان علی

چنگل

چک

کپلنگ

سید عرفان علی

رڈیارڈ کپلنگ

کم Kim

ایک بہت دلچسپ کہانی

جو سبھی انڈیا میں پیدا ہونے والے انگریز نوبال انعام یا فٹر رائٹر رڈیارڈ کپلنگ نے لکھی۔

اس وقت کی کہانی جب انڈیا میں انگریزوں کی حکومت تھی۔

ایک غریب یتیم انگریز لڑکا جو انگریزی بھی بولتا اور اردو بھی۔

جو غریب ہونے کی وجہ سے فقیروں کے ساتھ فحش پاتھ پر بھی سوتا

اور برطانیہ اور روس کے درمیان جاری گریٹ یگم کے لئے جاسوسی بھی کرتا۔

اسکے دوست لڑکے ہندو موتی لاں اور مسلمان عبداللہ تھے

جو عجائب گھر لاہور کے باہر زمزدہ توپ پر بیٹھ کر کھلتے۔

یہ انگریز لڑکا بدهمت کے ماننے والے مقدس لامہ کا چیلابن کرہمالیہ کے پہاڑوں پر نظر آتا ہے

تو کبھی افغانستان سے تعلق رکھنے والے محظوظ ملی

کی لاہور میں موجود سرائے میں بطور جاسوس موجود ہوتا ہے۔

لرگن صاحب جیسے جادوگر سے جادو اور جاسوسی سیکھتا ہے

اور ہمالیہ کی پہاڑیوں پر فرانسیسی اور روسی جاسوسوں سے لڑتا بھی ہے۔

انگریز کرٹل کرٹلن اور ہندو ہری چندر مکر جی جیسے عظیم جاسوس

اسکے کارنا مے دیکھ کر اسکی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ایک ایسی کہانی جس میں لاہور سے انبالہ

اور بنارس سے شملے اور ہمالیہ کے پہاڑوں تک

ہمارا ہیر و جاسوس لڑکا گریٹ یگم کے لئے جاسوسی کرتا نظر آتا ہے۔

برطانیہ اور روس کے درمیان علاقے میں قبضے کی گریٹ یگم

کی قیمتی دستاویزات حاصل کر کے وہ گریٹ یگم کا خاتمه کرتا ہے

مگر تمام کامیابیاں ملنے کے بعد بھی

اپنے محسن تبت کے لامہ کے ساتھ ہی نظر آتا ہے

ترجمہ اور آڈیوبک

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

سرور 555 ڈاٹ کوم